Did C. S. Lewis Go to Heaven?

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک ذہن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

کیا سی۔ ایس۔ لیوس آسمان پر گیا؟

جوہن ڈبلیو۔ رابن کے لحاظ سے

سی۔ ایس لیوس 1 سب سے بااثر تھا، اگر بااثر نہیں تو، بیسویں صدی کا انگریزی مُصنف تھا۔ کوئی بھی باخبر مغربی مسیحی بیسویں صدی کے وسط اور بعد میں لیوس کو ملے بغیر نہیں جی سکا، کیونکہ وہ بار آور اور بہت زیادہ فروغ کا حامل تھا۔ جب میں چھوٹا تھا تو میں لیوس کا گرویدہ تھا جیسا کہ میرا خیال ہے بہت سے جوان لوگ ہیں۔ نومبر 1963 میں اس کی وفات کے بعد، یونائیٹڈ سٹیٹس میں بہت سے شمار کے ساتھ سی۔ ایس لیوس کا مذہبی تعلیم کا ادبی کمپلیکس بنایا گیا، اگر سوؤں کتابیں نہیں تو لیوس کے بارے میں ہزاروں مضامین شائع ہوئے، زیادہ تر اس کی مداحوں کی طرف سے تھے۔ اس کی کتابیں کئی ملینز میں بکیں، اس کی زندگی کے اوقات سے بڑھ کر کہیں زیادہ اس کی وفات کے بعد۔ اِس سب کے باوجود، تھوڑی سی تنقیدی توجہ مذہبی تصورات کی طرف دی گئی جو لیوس نے درحقیقت اپنی کتابوں میں سکھائے، حتیٰ کہ ان کی طرف سے جو اپنے آپ کو پراٹسٹنٹ اور مُنادی کرنے والے کہتے تھے۔ میں نے اِن میں سے کچھ لوگوں کو لیوس کی مذہبی تعلیم کے بارے میں تنقیدی طور پر سوچنے کے لئے اشتعال دلانے کی ایک کاوش کے لئے اپنی گفتگو کو ایک بھڑکانے والا خطاب دیا ہے۔

اور یہاں وہ راسا کریں گے، کیونکہ لیوس مُنادی کرنے والا نہیں تھا۔ لکھنے میں ہم یاد کرتے ہیں سی۔ ایس۔ لیوس، جیمز ہاسٹن، 23 سال کیلئے آکسفورڈ یونیورسٹی کا لیکچرار، بعد میں برٹش کولمبیا، ونکوور، ریجنٹ کالج کے بانی پرنسپل اور چانسلر نے کہا، کہ لیوس "کا مُنادی کرنے والوں کے ساتھ کوئی ثقافتی تعلق نہیں تھا۔ ان کے درمیان اس کے کوئی دوست نہیں۔۔۔ اس کے تمام دوست انگلو کیتھولک یا کیتھولک تھے۔۔۔ یقیناً لیوس کو امریکہ کے مُنادی کرنے والوں نے اِس طرح لیا کہ اُسے بہت ہی بے آرام کر دیا۔ اس نے ان کے ساتھ تعلق نہیں بنایا؛ اس نے خُود کو ان میں سے نہیں سمجھا۔" 2

لیوس کی یونائیٹڈ سٹیٹ کے مُنادی کرنے والے حلقوں میں بہت زیادہ پھیلی اور پُر ولولہ قبولیت کے باوجود یقیناً کوئی یہ سوال اٹھائے گا: سی۔ ایس لیوس حقیقتاً خُدا، آدمی، گُناہ، نجات، انجیل، حکومت اور معاشرے کے بارے میں کیا ایمان رکھتا تھا اور کیا تعلیم دیتا تھا؟ ایک مکمل کی جا رہی کتاب کا حصہ، یہ صفحہ، اِن موضوعات پر اُس کی تعلیمات کا جائزہ لیتا ہے اور اخذ کرتا ہے کہ لیوس کو مکمل طور پر مُنادی کرنے والا نہیں کہا جا سکتا تھا اور شاید ایک

تاریخی یا نرضی لحاظ سے مسیحی کہا جا سکتا تھا۔ ایک سے دوسرے نقطے پر لیوس نے عقائد کا انجیل سے تضاد کیا۔ وہ خُود انجیل کی بے گناہی کی تردید کرتا تھا؛ وہ بدلاؤ اور تعزیری کفارے کے عقیدے کو رد کرتا تھا؛ اُس نے جسم کے زندہ کیے جانے کا ایک پرانہ نظریہ قائم کیا، صرف تین ناموں سے۔ اِس جگہ مسیحی مذہبی تعلیم کے موقع محل کے بعد لیوس کے نظریات غیر بائبلی اور مخالف مسیحی تھے۔

چند سال پہلے اِس معاشرے نے "مُنادی کرنے والا" کے کلمے کی حدود تلاش کیں۔ اگر ہم ان حدود کی نشاندہی انجیل کے بے گناہی کے یقین کے طور پر شامل کریں، تو سی۔ ایس لیوس کوئی مُنادی کرنے والا نہ تھا اور اُسے ایونجلیکل تھیولوجیکل سوسائٹی میں شامل نہیں ہونے دیا گیا۔ 3 تو پھر مُنادی کرنے والوں کے حلقوں میں لیوس کیلئے اتنی پسندیدگی کیوں ہے؟

ایک وضاحت یہ بھی ہے کہ مُنادی کرنے والے امریکی حلقے اب مُنادی کرنے والے نہیں ہیں۔ جدید مُنادی کرنے والے،

1 یہ صفحہ ایونجلیکل تھیولوجیکل سوسائٹی کی سالانہ میٹنگ، اٹلانٹا، جارجیا، نومبر 19، 2003 میں پیش کیا گیا۔

2 جیمز ہاسٹن، "آکسفورڈ لیوس کا تذکرہ"، وی رمبرسی۔ ایس۔ لیوس: مضامین اور یادداشتیں، ڈیوڈ گراہم، مدون۔ براڈمین اور ہولمین، 2001، 136۔

3 یہ شاید اب غیر حقیقی ہو، کہ 19 نومبر 2003 کو، ای ٹی ایس کے ارکان اپنی نظریاتی بنیاد کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، اُن انسانوں کو برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں جو اچھے مقام پر ہونے کی وجہ سے گمراہی کو رد کرتے ہیں۔

سولھویں صدی کے مُنادی کرنے والوں کے برعکس یا تو واحد انجیل اور واحد ایمان کے عقائد پر یقین نہیں رکھتے یا ان پر زور نہیں دیتے جو تاریخی طور پر ایک مُنادی کرنے والے کے مخصوص عقائدی نشان ہیں۔ افسوس کے ساتھ یہ پچھلی دہائی میں مُنادی کرنے والے اور کیتھولک جیسی دونوں تحریکوں کی آمد کے ساتھ واضح ہو گیا ہے، جس کی آدمیوں کی رہنمائی اور گفتگو نے مدد کی جو مُنادی کرنے والے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وسیع پیمانے پر کہلاتے ہیں، اُن میں سے چند معاشرے کے رُکن ہیں اور ان میں سے ایک چارلس کولسن اپنی کلیسیائی سرگرمیوں کو سی۔ ایس لیوس کے اثر کی تقویت دیتا ہے۔ 4

ایک کم معقول وضاحت یہ ہے کہ لیوس درحقیقت دِل سے ایک مُنادی کرنے والا تھا۔ لیکن لیوس کے دِل کا جو بھی مواد ہو، اُس کی کتاب کے اجزاء مُنادی کے عقائد نہیں تھے؛ اور اگر لیوس کے عوامی بیانات مُنادی کرنے والے نہیں ہیں تو کیا ان کا یہ کہ اُس کو مسیحی کہا جا سکتا ہے؟ کیا کوئی کم سے کم یقین جنت میں جانے کیلئے درکار ہے، یا کیا ہم سب نے مسیحی مخالف تصور قبول کر لیا ہے کہ خُدا اُن کے ایمان کو خاطر میں لائے بغیر تمام انسانوں کو پیار کرتا ہے اور سب کو بچانا چاہتا ہے؟ کیا عالمگیریت ارمانیت میں مضمر ہے، جو کہ تقریباً دو صدیوں سے امریکی چرچوں کی کثیری رپورٹ رہی ہے، جو تھوڑا عرصہ پہلے خُدائی مباحثہ کی کشادگی میں پھٹ پڑا، اُس نے امریکی پراٹسٹنٹ کو کسی سوال کے بغیر لیوس کو مسیحی شاگرد کے طور پر قبول کرنے پر مجبور کر دیا؟

<u>مُنادی کرنے والے حلقوں میں لیوس کی عزت کے اُلجھاؤ</u> کا جو بھی حل ہو، میری یہ ذمہ داری ہے کہ تمہیں آج یہ بتاؤں کہ لیوس کوئی مُنادی کرنے والا نہیں تھا، اور اُسے صرف ایک دقیق لحاظ سے ہی مسیحی کہا جا سکتا ہے۔ اب میں مختصراً اُس کے مسیحت کیلئے ضروری کثیر عقائد کی تعلیمات پر بحث کروں گا۔ میں اُس عقیدے سے شروع کروں گا جس کا معاشرے کے ساتھ زیادہ تعلق ہے: انجیل کا عقیدہ۔

لیوس کی انجیل کے بارے میں رائے

لیوس نے منظور کیا کہ "تمام پاک انجیل کسی لحاظ سے ہے . . . اگرچہ اس کے تمام حصے ایک ہی لحاظ سے نہیں ہیں۔" 5 اِس سوال کو ایک طرف رکھتے ہوئے کہ کونسی کتابوں کو لیوس نے "پاک انجیل" سے نشاندہی کی، کیا یہ سچ ہے کہ یہ محاورہ "خُدا کا کلام" انجیل کے بہت سے حصوں کے مبہم

طور پر استعمال ہوا؟ کیا زبور رومیوں سے مختلف نُہم سے خُدا کا کلام ہیں؟ اگر ہیں تو وہ کیا مختلف نُہم ہیں؟ 7 مئی 1959 کو ایک خط میں لیوس نے کلائیڈ کیلبی کو لکھا، اُس نے ثابت کیا ''اگر ہر اچھا اور کامل تحفہ روشنیوں کے باپ کی طرف سے آتا ہے، پھر تمام سچی اور اصلاحی تحریر، بے شک انجیل میں ہو یا نہ ہو، کسی بھی نُہم میں متاثر ہو گی۔''6 یہاں یہ محاورہ دوبارہ ہے ''کسی نُہم میں''، مزید تفصیل کے بغیر، اِس اصرار کے ساتھ وابستہ کہ تحریریں جو انجیل نہیں ہیں وہ ''اثر رکھتی'' ہیں، کہ وہ خُدا کی طرف سے آتی ہیں۔ لیوس کے بیانات کا انجیل کے بارے میں مختصر امشاہدے کا فوری اثر بہت ہی کم یقین دِلاتا ہے کہ لیوس نے پاک انجیل کے بارے میں کسی بھی چیز کا مخصوص مسیحی یا بائبلی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ایک ہمدرد لیوس کا عالم نے اخذ کیا کہ ''لیوس اپنے مذہبی نظریات بائبل کی حدود میں نہیں رکھتا بلکہ ادبی شاہکاروں میں خُدا کا مکاشفہ پہچانتا ہے، دوسرے مذاہب میں، قدیم دُنیا کے قصوں سے، اور انسانی وجوہات اور ادراک کے ذریعے۔ مسیحیت سچی ہے۔۔۔ اِس لیے نہیں کہ بائبل ایسا کہتی ہے بلکہ کیونکہ خُدا نے بہت سے مختلف راستوں سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا انتخاب کیا، تاہم سب سے زیادہ مسیح کے ذریعے۔''7

بنیادی سوال کہ ہم کس طرح مسیح کے متعلق کسی چیز کو بغیر غلطی کے ہٹ کر صحیح طور جانیں گے، ظاہر کی گئی انجیل کوئی سوال نہیں جسے لیوس نے لیا۔ وہ اُس کے ذہن سے تجاوز کرتی ہوئی نظر نہیں آئی۔ جب کرسچن ریفلیکشن میں لیوس نے اپنے دلائل کیلئے مفروضے کی فہرست بنائی، اُس نے اُن کو فہرست ''مسیح کی خُدائی، عقائد کی سچائی، مسیحی رسوم کا اختیار کے طور پر بنائی''، واحد انجیل کے بائبلی اور اصلاحی اصولوں کو رد کیا۔ صرف انجیل اکیلی نہیں ہے نہ اُس کی دلائل کا مفروضہ یا بنیاد، حتیٰ کہ انجیل کو مفروضے اور بنیاد کے طور پر مذکور نہیں کیا گیا۔ یہ معاشرہ ''عقائدی بنیاد'' رکھتا ہے، جو کہ واحد انجیل ہے۔ کرسچن ریفلیکشن میں موجود اِس بیان کے مطابق، لیوس کی مذہبی بنیاد انجیل کو شامل نہیں کرتی، ماسوائے ''رواج'' کے طور پر انجیل کو شامل کرتی ہے۔

اُس 7 مئی 1959 کے خط میں جو مسٹر کیلبی کی درخواست کے جواب میں لکھا گیا کہ لیوس نے وہٹن کالج کے بیان پر بائبل کے فیس کے متعلق رائے دی، لیوس نے تفصیل میں وضاحت کی:

''ہم انجیل کے خُدائی اختیار کے متعلق جو بھی نظریہ رکھتے ہوں ہمیں لازماً ان چیزوں کے متعلق جگہ رکھنی چاہیئے۔

''1۔ وہ امتیاز جو مقدس پولوس نے 1 کرنتھیوں vii میں (''میں نہیں، بلکہ خُداوند'') اور (''میں بولتا ہوں، نہ کہ خُداوند'') کے درمیان قائم کیا۔

''2۔ متی اور لوقا iii کے درمیان: متی xxvii اور اعمال i، 19-18 میں یہوداہ کی موت کے حساب کتاب کے ساتھ ظاہری غیر استقامت۔

''3۔ مقدس لوقا کا اپنا حساب کتاب کہ اُس نے اپنا معاملہ کیسے بنایا (i۔ 4-1)۔

''4۔ عالمی طور پر مانی گئی غیر تاریخیت (میں یہ نہیں کہہ رہا کہ جھوٹ) انجیل میں کم سے کم چند حکایتی (مثالیں)، جو یونس اور ایوب کی توسیع بھی کر سکتی ہیں۔

''5۔ اگر ہر اچھا اور کامل تحفہ روشنیوں کی باپ کی طرف سے آتا ہے تو پھر تمام سچائی اور اصلاحی تحریریں چاہے انجیل میں ہوں یا نہ کسی نُہم سے اثر رکھتی ہیں۔

4۔ ''سی ایس لیوس اور خُدا کے''، وی ریمبر سی۔ ایس۔ لیوس، 28۔

5۔ ریفلیکشن اون دی سام، 19۔

6۔ سی۔ ایس۔ لیوس، ڈبلیو۔ ایچ۔ لیوس کے خطوط، مدون، 1993، 480-479۔

7۔ مائیکل جے۔ کرسٹنسن، سی۔ ایس لیوس اون سکرپچر، 1979، 24۔

6۔ یوحنا xi۔ 52-49۔ فیض ایک شریر آدمی میں پورا ہو سکتا ہے اُس کے اِس کو جاننے کے بغیر، اور پھر وہ غیر سچ کا مکمل کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے (ایک معصوم آدمی کو ایک سیاسی قصوار وار بنانے کی معقولیت) کے ساتھ ساتھ وہ سچ جس کا وہ ارادہ نہیں کرتا (خُدائی قربانی)۔"

لیوس نے کہا یہ "حقائق"، "اس نقطہ نظر کو تقویت دینا کہ کوئی بھی چال جو تنہائی میں چلی گئی کو معصوم تصور کیا جا سکتا ہے اُسی فہم میں جیسے کسی اور کو: مثال کے طور پر کہ او۔ ٹی۔ آرمی کی تعداد۔۔۔ اعداد و شمار کی رُو سے صحیح ہے کیونکہ زندہ کیے جانے کی کہانی تاریخی طور پر درست ہے۔"

لیوس نے فیض کا بہت ہی داخلی، تقریباً تقلید پسند نظریہ متعین کیا جب اس نے لکھا: "کہ انجیل کا مجموعی طور پر کام خُدا کے کلام کو پڑھنے والے تک پہنچانا ہے (وہ اُس کا فیض بھی چاہتا ہے) جو اُسے صحیح طور پڑھتا ہے، مجھے مکمل یقین ہے"۔

پھر لیوس نے تردید کی جس کو بامقصد فیض کہا جا سکتا: "یہ کہ (انجیل) تمام سوالوں کے سچے جوابات بھی دیتی ہے۔۔۔ جو وہ (پڑھنے والا) پوچھ سکتا ہے، مجھے (یقین) نہیں ہے۔ سچ کی وہ قسم جس کا اکثر ہم مطالبہ کرتے وہ میری رائے میں قدیم لوگوں کا ادراک نہیں کرتا تھا۔"

سچ کی نشاندہی کی گئی یہ اقسام جن کو لیوس نے ایک بار پھر واضح نہیں کیا۔ یہ علمیات کے مزید پیچیدہ مسائل میں لے جاتا ہے، جن کو ہم آج یہاں زیرِ بحث نہیں لا سکتے۔ میں اِن مسائل پر اپنی کتاب میں بحث کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ لیوس نے رد کیا کہ انجیل لفظ سچائی کے عام فہم میں مکمل طور پر سچی ہے۔

لیوس کی رائے میں یوحنا ہی کے ساتھ ساتھ جیمز بوسویل حقائق کو براہِ راست حاصل کیا: "یا تو یہ (یوحنا کی انجیل) تحریری رُوداد ہے۔۔۔ تاہم یہ بے شک غلطیاں رکھتی ہیں۔۔۔ خوبصورت حقائق کے قریب: تقریباً اتنا نزدیک جتنا بوسویل۔ یا دوسری صدی میں کوئی نامعلوم مصنف، نامی پیشرو یا جانشینوں کے بغیر، جو اچانک جدید، ناول نویسی، حقیقت پسندانہ، متضمن کا تمام طریق کار سوچے۔ 8

سی۔ ایس لیوس کی طرح کے دفاع کرنے والوں کے ساتھ، یوحنا کو کسی تنقید نگار کی ضرورت نہیں۔

لیکن نبی، بوسویل سے تاریخی سچائی میں بمشکل سبقت لے گیا، زبور کے مقابلے میں گلاب کی طرح کی خوشبو لیتا ہوا ابھر آیا۔ ان کو ایک گروہ کا حوالہ دیتے ہوئے، لیوس نے کہا وہ سنگدل، خود پر رحم کھانے والے، وحشیانہ انسان تھے"۔ 9ان کی تحریروں کے متعلق کہتے ہوئے، لیوس نے کچھ زبوروں کو "مہلک افراتفری"، "شیطانی"، "ظالمانہ"، "ذلیل" چھوٹا اور گنوار کے طور پر مخصوص کیا۔ 10

لیوس اِن خصوصیات کے ساتھ نہیں رُکا کہ بیان کرے کہ اُس نے کسے "پاک انجیل" کہا۔ اُس نے لکھا: "سادگی، غلطی، تضاد، حتیٰ کہ (جیسا کہ کوسنے والے زبوروں میں) بدکاری ختم نہیں کی جاتی ہیں۔ کل نتیجہ خُدا کا کلام نہیں ہے اِس فہم میں کہ ہر کلام اپنے آپ میں معصوم سائنس اور تاریخ دیتا ہے۔ یہ خُدا کو کلام رکھتا ہے۔۔۔" 11انجیل خُدا کا کلام نہیں ہے؛ یہ خدا کا کلام "رکھتی ہے"۔ لیوس نے کہا "یہ مسیح خود ہے" "نہ کہ بائبل، جو خُدا کا سچا کلام ہے۔ بائبل جو صحیح روح سے اور اچھے اساتذہ کی رہنمائی میں پڑھی جائے تو ہمیں اُس کے قریب لائے گی۔" 12لیوس کے مطابق بائبل خُدا کا سچا کلام نہیں ہے۔ مسیح تک پہنچنے کیلئے اِسے صحیح روح میں پڑھنا چاہیئے (وہ ہمیں نہیں بتاتا کہ یہ کیا ہے) اور اچھے اساتذہ کی رہنمائی کے ساتھ۔ وہ اپنے سے نہیں، لوتی بلکہ ترجمان کے ذریعے سے۔ کسی نہ کسی طرح جب ہم کم سے کم اس کی توقع کرتے ہیں لیکن حقیقی طور پر اس کو اپنی "روحانی زندگی" کیلئے چاہتے ہیں، ہم جانیں گے "آیا ایک مخصوص پیرہ صحیح طور ترجمہ ہوا ہے یا قصہ ہے (لیکن یقیناً بہت سے قصوں میں سے روحانی سچائی قائم کرنے کیلئے ایک قصہ خاص طور پر خُدا کی طرف سے چُنا گیا) یا تاریخ۔۔۔ لیکن ہم بائبل کو استعمال نہیں کریں گے (ہمارے باپ بھی اکثر کیا کرتے تھے) یا قاموس کی ایک قسم جس میں سے تحریر۔۔۔ کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کیلئے لیا جا سکتا ہے۔" 13

یہ واضح نظر آتا ہے کہ لیوس نے بائبل کی زبانی اور مکمل فیض کو رد کیا۔ اِن بیانات کو پڑھنے کے بعد کسی کو بھی یقین نہیں ہوتا کہ لیوس کیلئے لفظ "فیض" یا کلمہ "خُدا کا کلام" اور واحد "پاک انجیل" کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

اب ،کوئی دلیل دے سکتا ہے کہ ایک شخص اب بھی آسمان پر جا سکتا ہے بے شک کہ وہ بائبل کو حصوں پر یقین نہیں کرتا اور زبانی گمراہی کے عقیدے کو رد کرتا ہے۔ ویسٹ منسٹر کنفیشن کے مصنف اس سے غیر مطمئن نظر آتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ''اِس ایمان کو محفوظ کرنے سے ایک مسیحی سچا یقین کرتا ہے چاہے کلام میں جو بھی ظاہر کیا گیا ہو، کیونکہ اِس میں خُدا کا اختیار خُود ہوتا ہے۔۔۔ وہ اِس خیال کو رد کرتا ہے کہ یوحنا نے غلطیاں کیں، کہ کچھ

8 کرسچن ریفلیکشنز، 155-154۔

9ریفلیکشنز اون دی سامس، 24۔

10 ریفلیکشنز اون دی سامس، 22-18۔ اُس کے اصلی الفاظ ''لیکن یقیناً مہلک اور آفری راستی میں اور راست ہونے میں جلد ان پر آئے گی (دی سامسٹس)۔۔۔ بہت سے زوروں میں ابھی تک بہت زیادہ مہلک اور آفری ہے۔۔۔ کہ انصاف کیلئے خواہش اور انتقام کیلئے خواہش کے درمیان۔۔۔ حتیٰ کہ ایک آیت میں زیادہ شیطانی (زبور 109 سے)، دوسری صورت خوبصورت (زبور) 137۔۔۔ یہ (زبور 23:5) اتنا ظالمانہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ میں نے اوپر پہرے میں حوالہ دیا؛ لیکن اِس کا چھوٹا پن اور گنوارپن۔۔۔ ثابت قدم رہنا مشکل ہے۔۔۔ اِن خطروں کے ساتھ نمٹنا یا (جُرات کہیں ہم؟) حقیر زوروں کو صرف اکیلے چھوڑ دینا چاہیئے، 94۔

11 ریفلیکشنز اون دی سامس، 94۔

12 سی۔ ایس لیوس کے خطوط، 428۔

13 سی۔ ایس لیوس کے خطوط، 428۔

زور ظالمانہ ہیں، کہ بائبل کے بیانات کے درمیان تضادات ہیں، اور علم الاساطیر پُرانے عہد نامے کو حصہ ہے۔ ویسٹ منسٹر کے مذہبی ماہر یہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایمان کو محفوظ کرنے کی بڑی کاروائیاں'' واحد مسیح پر مرکوز ہیں: ''ایمان کو محفوظ کرنے کی بڑی کاروائیاں فضل کے عہد کے خاصیت کے ذریعے تائید، پویتر اتنا، اور ابدی زندگی کیلئے صرف مسیح کو قبول کرتی ہیں، حاصل کرتی ہیں، اور ٹھہرتی ہیں'' (14.2)۔ یہ صرف مسیح کی شخصیت نہیں ہے بلکہ اُس کے کام بھی ہیں جو ایمان کو محفوظ کرنے کیلئے ایک ضروری چیز ہے۔

لیوس بھوتوں کی طرح جیسا کہ جیمز نے نشاندہی کی ایک خُدا پر یقین کرتا تھا۔ وہ اپنی خود نوشت میں ایک خُدا کو ماننے کی تبدیلی کا تاتا ہے، خُوشی سے حیران۔ اُس کتاب کے آخری باب میں وہ مختصراً اپنی مسیحت میں تبدیلی پر دلائل دیتا ہے۔ پھر بھی، سختی سے بولتے ہوئے، حتیٰ کہ وہ تبدیلی، اُس کی ایک خُدا کو ماننے کی تبدیلی مسیحت کی طرف کو نہیں ہے، بلکہ یہ ماننا کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ یہ بھی کم از کم ایک بھوت کا ایمان نظر آتا ہے، جو مرقس 1:24 میں یسوع کو ''خُدا کا مقدس'' کہتا ہے جو اُسے تباہ کرنے آیا۔ یسوع کو مسیحا یا خُدائی کہنا نجات کیلئے کافی نہیں ہے، یہودی بنانے والے غلاطیوں میں، جن پر پولس نبی نے لعنت کی بددعا کی، غالباً یسوع پر مسیحا کے ساتھ ساتھ خُدا کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔

یہاں لیوس بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے مسیحت میں تبدیل ہونے کو کیا سمجھتا ہے:

میری کہانی میں آخری سطح محض توحید سے مسیحت میں منتقل ہونا، ایک ہے جس پر میں اب کم معلومات رکھتا ہوں۔۔۔

جیسے ہی میں موحد ہوا میں اتواروں کو اپنے پیرش چرچ اور ہفتہ کے باقی دنوں میں اپنے کالج کا چیپل میں حاضر ہونے لگا؛ اِس لئے نہیں کہ میں مسیحت پر یقین رکھتا تھا، نہ ہی اِس لئے بھی کہ میں نے اِس میں اور ایک چھوٹی سی سادہ توحید میں فرق سمجھا، بلکہ میں سمجھتا تھا کہ کوئی کسی بغیر غلطی کے قابل واضح نشان کے ذریعے مناسب طریقے سے کسی کا جھنڈا لہراتا ہے۔۔۔

میری عبادت گزاری ایک علامتی اور روقتی عمل تھا۔ اگر اِس نے واقعی ہی میری مسیحت میں جانے کیلئے مدد کی تو میں اِس سے ناواقف تھا اور ہوں۔۔۔ اصلی معلومات اُس جلتے ہوئے کافر نے میرے ہاتھ میں دیں جب اُس نے کہا، ساری انوکھی چیز مرنے والے خُدا کے ساتھ ہے۔ جو

ایک بار ہوتا نظر آیا؛ اُس کے ذریعے اور (اوون) بارفیلڈ کی حوصلہ افزائی کے ذریعے بہت زیادہ عزت والا ہے، اگر کافر کے قصے کی طرف زیادہ خُوش ہونے والا رویہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ مزید ایک محض سچے مذہب کو محض ہزاروں جھوٹے مذہبی کے درمیان ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یہ تھا، کہ مذہب اپنی سچائی کی پختگی میں کہاں تک پہنچا؟ کہاں، اگر کہیں کُفر کے اشارے مکمل ہوگئے؟۔۔۔ کُفر صرف مذہب کی بچوں والی سطح ہے یا صرف ایک خواب کی پیشن گوئی۔ کہاں چیزیں مکمل ہوتی ہیں؟ یا کہاں آنکھ کھلتی ہے؟۔۔۔۔۔اِس کے صرف دو ممکنہ جوابات ہیں یا تو ہندومت میں یا مسیحت میں۔۔۔۔

''میں اچھے طریقے سے لیکن بمشکل جانتا ہوں کہ کب آخری قدم اُٹھایا گیا۔ میں گرم دن وپسینڈ کو گیا تھا۔ جب میں نکلا تو میں یقین نہیں کرتا تھا کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے لیکن جب میں چڑیا گھر میں پہنچا تو میں نے یقین کیا۔ پھر میں نے اِسی سوچ میں اچھے طریقے سے سفر نہیں کیا''۔ 14

لیوس کی مسیحت میں تبدیلی، اُس کے اپنے حساب سے زندہ کیے جانے کے عقیدے کی قبولیت کے مترادف ہے۔ لیکن کیا یہ ایمان کا محفوظ کرنا ہے؟ کیا یہ مسیحت ہے؟ اگر یہ ہے تو پھر ہر کوئی جو مسیح کی خُدائی پر یقین کرتا ہے محفوظ ہے۔ لیکن ہم انجیل میں ان کی مثالیں رکھتے ہیں جنھوں نے مسیح کی خُدائی پر یقین کیا اور محفوظ نہ رہے۔ حتیٰ کہ آخری فیصلہ پر، بہت سے ایسے ہیں جنھوں نے مسیح کو خُداوند کہا، اُس کی خُدائی کو تسلیم کیا، اور پھر بھی دوزخ میں بھیجے گئے (دیکھیں متی 7:21-23)۔

پولوس ہی نے آخر کار ایک اور عقیدہ دیکھا کہ مسیحت کے بغیر کچھ نہیں: واحد ایمان کے ذریعے تائید۔ نہ صرف اُس نے اپنے کو سنے میں ان کے بارے میں یہ واضح کیا جو اُس کے خط غلاطیوں کے نام میں ایک اور انجیل سکھاتے ہیں، بلکہ اُس نے اِس تائید کے عقیدے کو اپنے رومیوں کے خط میں موجود دلائل کی بنیاد بنایا۔

جو سوال اُٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ: کیا لیوس نے واحد ایمان کے ذریعے تائید کے عقیدے پر یقین کیا یہ تعلیم دی؟

جواب یہ ہے کہ کوئی تائید کے عقیدے کے دعوے کیلئے کافی مقدار ہونے کے باوجود ریکارڈ نظر آتا ہے۔ یہ یقیناً اپنی صرف مسیحت سے غیر حاضر ہے، جہاں اُس نے بحث کی اور دفاع کیا جس کو اُس نے مسیحت کہا۔ نہ ہی سی۔ ایس لیوس کے پڑھنے والے، قاموس 15، نہ ہی سی۔ ایس لیوس کا قاموس، 16 نہ ہی سی۔ ایس لیوس ایک ساتھی اور رہنما 17 ''تائید کیلئے کوئی اندراج رکھتے ہیں۔ صرف ایک مجموعہ، دی سی۔ ایس لیوس انڈیکس 18 تائید کا اندراج رکھتی ہے اور یہ ہمارا رجوع لیوس کے بیڈی گریفیتھس کو خط 21 دسمبر 1941 میں موجود خیالات کی طرف کراتی ہے، او۔ ایس۔ بی جس کا میں اِس کی تکمیل میں حوالہ دیتا ہوں:

''آپ دیکھتے ہیں کہ میں اِن (ریڈیو) گفتگو میں کیا کہنا چاہتا ہوں صرف یہ کہ ہمارے لئے کیا مشترکہ ہے اور میں بہت سے فرقوں کے دوستوں سے کلیسیائی منظوری حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

14 سرپرائزڈ بائے جوئے، 1956، 230-237۔

15 جیفری ڈی۔ کلز اور جوہن جی۔ ویٹس، جر۔، مدون۔ زونڈروان، 1998۔

16 کولن ڈوریر، کروس وے بکس، 2000۔

17 ویلٹر ہُوپر، ہارپر، سین فرانسیسکو، 1996۔

18 جینین گوفر نے مرتب کیا، کراس وے بکس، 1998۔

(دوسرا اختلاف کنندہ آپ کے ساتھ ساتھ میتھوڈسٹ ہے جو کہتا ہے میں نے ایمان کے ذریعے تائید کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔'') 19 یہی ہے۔ یہ ایمان کے ذریعے تائید کی واحد شاندہی ہے جس کا لیوس پر کسی بھی چار ہوئے قاموس نے حوالہ دیا۔

اگر ایک لیوس کی نجات یا راستی یا ایمان پر بیانات کو دیکھتا ہے، تو ایک کئی دوسرے ڈھونڈتا ہے جن میں سے کوئی بھی واحد ایمان کے ذریعے تائید کا دعویٰ نہیں کرتا ہے۔ یہاں لیوس کی نمونہ بندی ہے:

انسانیت پہلے سے بنیادی عنصر میں 'محفوظ' ہے۔ ہم افراد کو اس نجات کو لے لینا ہے۔ لیکن حقیقی مشکل کام چھوٹا سا جو ہم اپنے لئے نہیں کر سکتے ہمارے لئے کیا گیا ہے۔ ہمیں اپنی کاوشوں سے روحانی زندگی میں پہنچنے کی کوشش نہیں کرنی ہوتی ہے؛ یہ خود ہی انسانی نسل میں آجاتی ہے۔ اگر ہم اپنی ذات کو صرف ایک انسان کیلئے کھلا رکھیں جس میں یہ پوری طرح موجود ہے اور جو خدا ہونے کے باوجود ایک حقیقی انسان بھی ہے تو وہ ہم میں اور ہمارے لئے اسے کرے گا۔ یاد کریں میں نے "اچھی سرایت" کے بارے میں کیا کہا تھا۔ ہماری اپنی نسل یہ نئی زندگی رکھتی ہے: اگر ہم اُس کے قریب ہوں گے تو ہم اسے اُس سے لے لیں گے۔ "یقیناً تُم مختلف طریقوں کی تمام اقسام میں اس کا اظہار کر سکتے ہو۔ تُم کہہ سکتے ہو کہ مسیح نے ہمارے گناہوں کیلئے جان دے دی۔ تُم یہ کہہ سکتے ہو کہ باپ نے ہمیں معاف کیا کیونکہ مسیح نے ہمارے لئے وہ کیا جو ہمیں کرنا ضروری تھا۔ تُم یہ کہہ سکتے ہو کہ برّے کے خون میں نہائے گئے ہیں۔ تُم کہہ سکتے ہو کہ مسیح نے موت کو شکست دی۔ یہ تمام کے تمام سچ ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی تُم کو (اُکسائے) نہ سراہے، اُسے چھوڑ دو، اور اُس نسخہ کے ساتھ جاؤ جو کام کرے۔ اور تُم جو بھی کرو، دوسروں کے ساتھ لڑتے ہوئے نہ شروع کرو کیونکہ وہ تمہارے سے مختلف طریقہ استعمال کرتے ہیں۔" 20

اب یہ پیراگراف مسیحت پر ایک حملہ ہیں نہ کہ اس کا دفاع ہیں۔

لیوس کا پہلا جُملہ بائبل کے عقیدے کی تردید ہے کہ مسیح نے بہت سے افراد کیلئے جان دی، جن کا وہ اپنے لوگوں، اپنی بھیڑوں، اپنے دوستوں کے طور پر حوالہ دیتا تھا اور اُن کیلئے جن کو اُسے باپ نے دیا......... نہ کہ عام انسانیت کیلئے۔ ہر فرد کیلئے جن کیلئے مسیح نے جان دی بے رحمی سے بچ جائے گا، یا مسیح نے بیکار میں جان دی۔ لیوس کا پہلا جُملہ ایک مؤثر کفارے کو رد کرتا ہے، اور ایک کفارے کا دعویٰ ہے . . . اگر ہم لیوس کی مذہبی تعلیم میں اِسے مناسب انداز میں کُفارہ کہہ سکیں . . . جو اِس کو ممکن بناتی ہے لیکن حقیقت نہیں، کہ ہر کوئی بچ جائے گا۔

آگے لیوس نے مسیح کے کام کو "اُس چھوٹے حصے کے طور پر جو ہم اپنے لئے نہیں کر سکتے" بیان کیا۔ یہ یقین رکھیں کہ اُس نے اِسے "حقیقت میں مشکل کام" کو طور پر بیان کیا، لیکن لفظ "چھوٹا حصہ" استعمال کرنے سے لیوس نے مسیح کے کام کو کم دکھایا اور نجات حاصل کرنے میں گنہگاروں کا کام بڑا کیا۔ پھر لیوس نے "اپنی ذات کو کھلا رکھیں" کی کہاوت کو استعمال کیا، اُس کیلئے ایک مستعار جو جانتا ہے کیا ہے۔ جب وضاحت کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، گمنامی کی تاکید کی گئی تھی۔

لیکن لیوس کو واضح تھا کہ نجات کیا ہے: یہ ایک گنہگار میں داخلی تبدیلی ہے، جس کو اُس نے ایک "اچھی سرایت" کہا ہے۔ لیوس کی مذہبی تعلیم میں، ایک گنہگار اُس کی ذات سے باہر کامل راستی سے محفوظ نہیں رہتا جو اُس کے کھاتہ میں منسوب کی جائے بلکہ ایک داخلی سرایت کے ذریعے، جس کو اُس نے "نئی زندگی" کہا۔ یسوع نے اِسے "ہم میں اور ہمارے لئے" کیا۔ اگر ہم اُس کے "کافی قریب" ہو جائیں، چاہے اِس کا جو بھی مطلب ہو، تو ہم نئی زندگی حاصل کر لیں گے، جیسے کوئی سرایت حاصل کرتا ہے۔

لیوس پُرانے عہد نامے میں کچھ یہودیوں کی طرح نہیں سمجھا اور اِس لئے پیروی نہیں کر سکا، موسیٰ کے زمانے میں اُس حکم کی کہ تانبے کے سانپ کو دور سے دیکھے تاکہ اُس زہر سے نجات حاصل کرے جو اُن کے جسم میں تکلیف پیدا کرتا ہے۔ 21 کیسے کوئی چیز اُن سے باہر اُن کو اندر کے زہر سے بچا سکتی؟ پھر بھی یہ بالکل ٹھیک ہے جو مسیح نے اپنے کام کے بارے میں کہا: "اور جس طرح مُوسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بُلند کیا۔ اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ انسان بھی بُلند کیا جائے۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا 15-14 :3)۔

دوسرے پیراگراف میں لیوس نے حوالہ دیا جو اُس نے پہلے پیراگراف میں کہا کہ کہنے کے بہت سے مختلف طریقے ہیں۔ اُس نے ہمیں بتایا کہ وہ

''سب سچ'' ہیں۔ پھر سب سے زیادہ قابلِ ذکر اقدام میں، اُس نے ہمیں بتایا کہ ہم ان تمام سچے بیانات میں سے کوئی بھی یا سب قبول بھی کر سکتے ہیں اور نظر انداز بھی، یہ اس پر منحصر ہے کہ جو ہمیں سرا ہے۔ یہ کس قسم کا سچ ہے جس کے پاس کوئی اختیار نہیں؟ یہ نظر آتا ہے کہ ہمارا مزاج، ہماری ذاتی ترجیح، ان بیانات کو قبول کرنے یا نظر انداز کرنے کی واحد بنیاد ہے، جن کو لیوس نے ''سب سچ'' کہا۔ لیوس نے اصرار نہیں کیا کہ ہم ان تمام سچے بیانات کو قبول کریں۔ ہم اپنے مزاج کے مطابق ان کو اپنایا ترک کر سکتے ہیں۔ اس نقطے پر جب سچ کی اولیت اور اختیار پر اصرار کرنا سب سے زیادہ ضروری ہو، لیوس موضوعیت اور علاقیت میں روگرداں ہوا۔ اگر کوئی یہ دلیل دیتے ہوئے اِس نتیجے کو نظر انداز کرے کہ لیوس کا محض یہ مطلب ہے کہ یہ تمام انداز علامتی تھے اور یہ کہ جس کو گفتگو کی جو علامت سرا ہے وہ اُس کا انتخاب کر سکتا ہے، پھر یہ بیان ''مسیح نے ہمارے گناہوں کیلئے جان دے دی'' محض گفتگو کی ایک علامت ہے اور کفارہ معدوم ہو جاتا ہے۔

لیوس کے یہ کہنے کی وجہ کہ یہ انداز غیر ضروری ہیں اس کے آخری فقرے سے واضح ہے: اس نے ہمیں حکم دیا۔۔۔ اور ہمارے پاس اس حکم کو اپنانے یا چھوڑنے کا کوئی انتخاب نہیں ہے۔۔۔ کسی کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا جو کوئی مختلف ''طریقہ'' استعمال کرتا ہے۔ واضح ہے کہ مذہبی طریقے ایک ایچالین دسن ہیں جو کہ کیمیکل طریقے سے زیادہ لچکدار ہیں، کیونکہ ہم جو چاہیں مذہبی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں اور پھر بھی اپنی ذات کو ضرب نہیں لگاتے۔

19 سی ایس لیوس کے خطوط، 1993، 364۔

20۔ محض مسیحت، 157-156۔

21 اعداد دیکھیں 21

لیوس کے مطابق حقیقی ضروری چیز جھگڑا کرنا نہیں ہے۔ یہ یقیناً مسیحت نہیں ہے کیونکہ مسیحی بائبل میں مسیحی ہمیشہ ان کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں جو خدا اور مسیحی ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ عجیب اندھا پن ہے جو نئے عہد نامے کو پڑھ سکتا ہے اور پولوس، یعقوب، پطرس اور یوحنا جیسے مسیحیوں کو نہیں دیکھ سکتے مسیح خود کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ مسیحیت کا دعویٰ کرنے والے جن کے اعمال اور طریقے غلط تھے ان کا مسلسل سامنا کرتا اور درست کرتا۔ مذہبی بحث اور گفتگو کی حوصلہ افزائی سے ہٹ کر، لیوس نے یہ لکھتے ہوئے منع کیا، ''ہماری تقسیم پر تبادلہ خیال کبھی نہیں ہونا چاہیئے ماسوائے اُن کی موجودگی کے جو پہلے سے یقین کرتے ہیں کہ یہاں ایک خُدا ہے اور یسوع مسیح اُس کا واحد بیٹا ہے''۔ 22 (میں کہتا ہوں بیوقوف کی طرح) ایک کتاب میں مباحثہ کرنے اور الزام لگانے کیلئے روح القدس کتنا بیوقوف ہے جو ایک کافر اٹھا اور پڑھ سکتا ہے۔

آخرکار لیوس کی مذہبی طریقے کار کی دعا جو ہمیں بچائے گا مکمل انجیل ہے: واحد ایمان کے ذریعے تائید۔ حتیٰ کہ اس نے اِس کی نشاندہی نہیں کی۔

لیوس کے ایک اور بیان پر غور کریں: ''مسیحیوں کی اکثر تکرار ہو چکی ہے کہ کیا اچھے اعمال یا مسیح میں ایمان مسیحی گھر کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ میرا حقیقتاً کوئی حق نہیں بنتا کہ ایسے مشکل سوال پر بولوں لیکن یہ مجھے ایسا نظر آتا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ کترنی کے جوڑے میں کونسا بلیڈ زیادہ ضروری ہے۔ ایک سنجیدہ اخلاقی کاوش واحد ایک ایسی چیز ہے جو آپ کو اس نقطے پر لے کر آتی ہے جہاں آپ اسفنج کو پھینک سکتے ہیں۔ اس نقطے پر مسیح میں ایمان واحد ایسی چیز ہے جو آپ کو نا امیدی سے بچاتی ہے: اور ان میں اس ایمان سے لازماً اچھے اعمال نکلتے ہیں''۔ 23

لیوس کے مطابق ایک مسیحی ''گھر'' کی رہنمائی کیلئے مسیح میں ایمان اور ''اچھے اعمال'' دونوں ضروری ہیں۔ پولوس ہی نے کہا ہے کہ یہ مسیحت نہیں ہے (''کیا تُم ایسے نادان ہو؟ کہ رُوح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر تکمیل کرنا چاہتے ہو؟'') 24 اور جو کوئی اس کی تعلیم دے گا اسے ''گھر'' نہیں بنائے گا۔ مزید لیوس یہ سوچتا نظر آیا کہ اس سے پہلے کہ وہ تبدیل کیا جا سکتا ہر شخص ضرور مایوس ہوتا ہے، لیکن حقیقتاً ایسا معاملہ نہیں ہے۔ یعقوب، یوحنا اور اندریو کے متعلق کہے بغیر پولوس ہی تبدیل ہونے سے پہلے مایوس ہوتا نظر نہیں آیا۔ نہ ہی ہمارے پاس دوسرے نبیوں کی

تبدیلی سے پہلے کا کوئی اندراج موجود ہے۔ درحقیقت یہ مشکل ہے کہ انجیلوں میں سے کوئی ایسا ایماندار ڈھونڈیں جو ''روح کی تاریک رات'' کہلانے والی میں سے گزرتا ہے یہ عرفانات ہمیشہ اُس کے تبدیل ہونے سے پہلے بڑبڑاتے ہیں۔ ربوب نے ایسا برداشت کیا ہوگا لیکن وہ پہلے ہی سے تبدیل ہو چکا تھا۔ دوسری طرف یہوداہ اسکریوتی مایوس ہوا اور وہ تبدیل نہیں ہوا۔ یہاں لیوس تمام تبدیلیوں کیلئے وحدانیت کا وصول کنندہ میں تبدیل ہونے سے پہلے اپنا تجربہ بناتا نظر آیا۔

ایک تیسرا بیان لیوس کی مذہبی تعلیم کو اور واضح کر دے گا: ''اور میں یہ آپ کو واضح کر دوں کہ جب مسیحی یہ کہتے ہیں کہ مسیح کی زندگی اُن میں ہے تو ان کا صرف عقلی یا اخلاقی مطلب نہیں ہوتا ہے۔ جب وہ مسیح میں ہونے یا مسیح کے اُن میں ہونے کا بولتے ہیں تو یہ صرف یہ کہنے کا راستہ نہیں ہے کہ وہ مسیح کے متعلق سوچ رہے ہیں یا اُس کی نقل کر رہے ہیں۔ ان کا مطلب ہوتا ہے کہ حقیقتاً مسیح اُن کے ذریعے سے کام چلا رہا ہے؛ یعنی مسیحیوں کی ساری عوام جسمانی عضو ہے جس کے ذریعے مسیح عمل کرتا ہے . . . یعنی ہم اُس کی انگلیاں، پٹھے اور اُس کے جسم کے خلیے ہیں۔ اور شاید یہ ایک دو چیزیں واضح کرتا ہے۔ یہ وضاحت کرتا ہے کہ کیوں یہ نئی زندگی نہ صرف خالصتاً عقلی اعمال جیسے ایمان سے پھیلی بلکہ جسمانی اعمال سے جیسے اصطباغ اور پاک جماعت۔ یہ محض ایک تصور کا پھیلانا نہیں ہے؛ لیکن زیادہ یہ ارتقاء جیسی ہے . . . ایک حیاتیاتی یا اعلیٰ حیاتیاتی حقیقت۔۔۔ وہ روٹی اور مے جیسی مادی اشیاء کا استعمال کرتا ہے تاکہ ہم میں نئی زندگی ڈال سکے۔'' 25

میں لیوس کی خیالی غلطیوں پر تبصرہ نہیں کروں گا، بلکہ صرف آخری تین جُملوں پر توجہ مرکوز کروں گا۔ پہلے اس نے کہا نئی زندگی جسمانی اعمال سے پھیلتی ہے جیسے اصطباغ اور پاک جماعت۔ یہاں لیوس نے چپکے سے ''صرف مسیحت'' کو پیش کرنے کے اپنے بیان کئے گئے مقاصد کو ترک کیا اور معاہدوں کی ایک جھلک سکھائی کہ نہ صرف یہ مسیحت کو ماننے والی تمام جماعتوں میں مشترکہ نہیں ہے بلکہ واضح طور پر انجیل کے مخالف ہے۔ اگر جسمانی اعمال نئی زندگی دے سکتے ہیں جو کہ نجات ہے، تو پھر مسیحی ایمان نئی زندگی اور نجات کیلئے غیر ضروری ہے۔ لیوس یہ نتیجہ اگلے پیراگراف میں نکالتا ہے اس نے لکھا: ''یہاں ایک اور چیز ہے جس نے مجھے حیرت زدہ کر دیا۔ کیا یہ خوفناک طور پر غیر منصفانہ نہیں ہے کہ اس نئی زندگی کو ان لوگوں تک محدود کیا جانا چاہیئے جنہوں نے مسیح کے متعلق سُنا رکھا ہے اور اس پر ایمان لانے کے قابل ہو گئے ہیں؟ لیکن سچ یہ ہے کہ خدا نے ہمیں نہیں بتایا کہ اُس کے دوسرے لوگوں کے بارے میں کیا انتظامات ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کوئی انسان مسیح کے ذریعہ کے علاوہ نجات حاصل نہیں کر سکتا؛ ہم نہیں جانتے کہ صرف وہ جو اُسے جانتے ہیں اُس کے ذریعے سے نجات حاصل کر سکتے ہیں''۔ 26

سچ یہ ہے کہ یقیناً خُدا نے ہمیں ''دوسرے لوگوں کیلئے انتظامات کے بارے'' میں بتایا ہے یعنی وہ جو مسیح پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ مسیح نے کہا، ''جو اُس پر ایمان لاتا ہے۔ اُس پر فتویٰ نہ دیا جائے گا۔ لیکن جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر فتویٰ ہو چکا۔ کیونکہ وہ

22 صرف مسیحت، 6۔ توحید اور مسیح کی خُدائی لیوس کی مسیحت کی نہایت خفیف تعریف نظر آتی ہے۔

23 صرف مسیحت، 129۔

24 غلاطیوں 3:3۔

25 صرف مسیحت، 64-65۔

26 صرف مسیحت، 64-65۔

خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لایا'' (یوحنا 3:18)۔ مسئلہ یہ ہے کہ لیوس کو یہ ''انتظامات'' پسند نہیں آئے۔ پس اس نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ ''خُدا نے ہمیں نہیں بتایا کہ اس کے دوسرے لوگوں کے بارے میں کیا انتظامات ہیں''۔ لیوس نے انجیل کے خُدا کو ترک کیا جو خود مختارانہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون جنت میں جائے گا اور کون دوزخ میں۔ اس کو ایسا انتظام ''غیر منصفانہ لگا''۔ اس کا آخری فقرہ ''ہم نہیں جانتے کہ صرف وہ جو

اُسے جانتے ہیں اُس کے ذریعے سے نجات حاصل کر سکتے ہیں" یوحنا 18-14 :3 میں واضح طور پر مسیح کے بیانات کی تردید کرتے ہیں، کیونکہ مسیح بار بار کہتا ہے کہ صرف وہ جو بیٹے کو جانتے ہیں نجات حاصل کر سکتے ہیں اور وہ جو بیٹے کو نہیں جانتے اُن پر فتویٰ ہے۔ لیوس نے رد کیا کہ مسیحی ایمان نجات کیلئے ضروری ہے۔

اُس نے لکھا:

"یہاں ایسے لوگ ہیں جو مسیح کے متعلق مکمل عیسائی نظریے کو قبول نہیں کرتے ہیں لیکن

وہ بھرپور طریقے سے اُس کی طرف کھچے ہوئے ہیں کہ وہ اِس سے بڑھ کر گہرائی کے ساتھ اُس کے ہیں جتنا وہ خود سمجھتے ہیں۔ دوسرے مذاہب میں لوگ ہیں جن کی خُدا کے پوشیدہ اثرات اُن کے مذہب کے اُن حصوں پر توجہ دلانے کیلئے رہنمائی کرتے ہیں جو مسیحیت کے ساتھ معاہدے میں ہیں، اور جو اس طرح مسیح کو جانے بغیر اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر اچھی سوچ کے بُدھ مت کی رہنمائی کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ بُدھ مت کی رحم کی تعلیمات پر توجہ کریں اور چند دوسرے نقطوں پر بُدھ مت کی تعلیم کو پیچھے چھوڑ دیں (پھر بھی وہ کہتا ہے کہ وہ یقین رکھتا ہے)۔ مسیح کی پیدائش سے بہت پہلے بہت سے اچھے بے دین شاید اِس حالت میں ہوا کرتے تھے" 27۔

اور، گونجتا ہوا کیرکگارڈ

میرا خیال ہے کہ ہر دعا جو صداقت سے حتیٰ کہ جھوٹے خُدا کے سامنے کی جائے یا بہت ہی نامکمل سمجھے گئے سچے خُدا کے سامنے، سچے خُدا سے قبول ہوتی ہے اور وہ مسیح بہت سوں کو بچاتا ہے جو نہیں سوچتے کہ وہ اُسے جانتے ہیں۔ 28

صداقت، نہ کہ سچائی، یا سچ کا علم، جو ایک دُعا کو نجات والی بناتا ہے، لیوس کے مطابق چند بُدھ مت ("اچھی سوچ کے بُدھ مت") اور بے دین ("اچھے بے دین") بھی نجات حاصل کریں گے۔

اِن بیانات میں لیوس عالمگیریت کے مقاصد کا اپنے غیر انجیلی رجحانات میں پیدائش ہونے کیلئے کام کر رہا ہے کہ مسیح نے انسانیت کیلئے جان دی اور یہ کہ بنیادی طور پر ساری انسانیت پہلے سے محفوظ ہے اور خُدا علم الاساطیر کی شکل میں تمام لوگوں کو "اچھے سپنے" بھیجتا ہے۔

مسیح کا خدا کا سچا کلام ہونے کے بارے میں اپنے نیک الفاظ کے باوجود، لیوس نے مسیح اور بائبل دونوں کے بارے میں بائبل کے نظریے کو نظر انداز کر دیا۔ درحقیقت اُس نے پیش کیا کہ مسیح کے ساتھ ساتھ انجیلیں غلط تھیں۔ لیوس نے مرقس 13:30 کا حوالہ دیا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ پشت ہرگز نہ گزرے گی جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لے"، "یقیناً بائبل کی سب سے زیادہ مقبول آیت" کے طور پر: "غلطی کی ایک نمائش اور جہالت کا ایک اعتراف (مرقس 13:32) ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں۔ اور یہ خُود مسیح کے مُنہ میں اِس طرح کھڑے ہوئے، اور صرف رپورٹر کی طرف سے اِس طرح نہیں رکھا گیا، ہمیں یقیناً بلاشبہ اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔ حقائق پھر یہ ہیں: یسوع نے خُود کو (کسی فہم میں) جاہل تسلیم کیا، اور کسی تحریک میں ظاہر کیا کہ وہ حقیقتاً ایسا ہے۔" 29

یہ بیانات واضح کرتے ہیں کہ لیوس نہ صرف انجیل کی بے گناہی کو رد کرتا ہے بلکہ وہ مسیح کی بے گناہی کو بھی رد کرتا ہے۔ پھر اس نے کیوں دعویٰ کیا کہ مسیح "خُدا کا سچا کلام" ہے؟ یہ کہاوت "خُدا کا کلام" کا مطلب مسیح کیلئے جو بھی ہو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ مکمل طور پر سچا یا قابلِ بھروسہ۔

وقت اجازت نہیں دیتا کہ بہت سے دوسرے عقیدوں پر بحث کروں جن پر لیوس ایمان رکھتا اور سکھاتا تھا کہ واحد ایمان کے ذریعے تائید کے عقیدے کی تردید کرو، لیکن ایک مختصر فہرست شامل ہے۔ لیوس نے عرفات میں سکھایا اور ایمان رکھا (اس حقیقت کے باوجود کہ چرچ آف انگلینڈ کے انتالیس مکالموں میں سے مکالمہ نمبر 22 عرفات کے عقیدے کو "خُدا کے کلام کے مخالف" کے طور پر بیان کرتے ہیں)، مُردوں کیلئے دُعائیں کیں، مسیح کے جسم اور روٹی اور مے میں خُون کی جسمانی موجودگی پر ایمان رکھا، ایک معاہدہ جسے "بدن" کہا عمل میں لایا گیا اور رازی اعتراف

سکھایا، اصطباغی نجات اور آزاد سوچ میں ایمان رکھا۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا، اس نے انجیل اور واحد ایمان کے ذریعے تائید کی بے گناہی کو کے ساتھ ساتھ مکمل بد اخلاقی کے عقیدے اور خدا کی خودمختاری کو رد کر دیا۔

پس ہم دوبارہ پوچھیں گے: کیا سی ایس لیوس آسمان پر گیا؟ اور ہمارا جواب ہوگا: نہیں اگر وہ ایمان رکھتا تو پھر اس نے اپنی کتابوں اور خطوط میں کیا لکھا۔

27 صرف مسیحت، 176-177۔

26 سی ایس لیوس کے خطوط، 428۔

29 ''دی ورلڈ لاسٹ نائٹ''، دی ورلڈ لاسٹ نائٹ اور دوسرے مضامین، 98-99 ,1960۔ غور کریں کہ لیوس نے اپنا نقطہ قائم کرنے کیلئے مسیح کے بیان کی ترتیب کو الٹا کر دیا۔